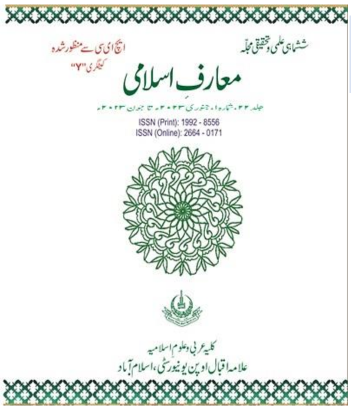

معارفِ اِسلامی Ma’ārif-e-Islāmī

eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.22 Issue: 02 (July-December 2023)
Date of Publication: 25-December 2023
HEC Category (July 2022-2023): Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	مسلمانوں کی طبّی خدمات اور عصری معنویت تحقیقی جائزہ *Muslim Medical Services and Contemporary Meaning Research Review*
Authors & Affiliations	1. ***Muhammad*** Haroon *M.Phil Scholar Islamic Studies, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Punjab Lahore,* *mharoonali6@gmail.com* 2. ***Dr Muhammad Waris Ali*** *Assistant Prof Islamic studies Department, Lahore Garrison University Lahore.* *mwarisai@lgu.edu.pk*
Dates	***Received*** 25-07-2023 ***Accepted*** 15-09-2023 ***Published*** 25-12-2023
Citation	Muhammad Haroon, Dr. Muhammad Waris Ali, 2023. مسلمانوں کی طبّی خدمات اور عصری معنویت تحقیقی جائزہ . [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 June 2023].
Copyright Information	2023@ مسلمانوں کی طبّی خدمات اور عصری معنویت تحقیقی جائزہ by Muhammad Haroon & Dr. Muhammad Waris Ali is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)

مسلمانوں کی طبّی خدمات اور عصری معنویت تحقیقی جائزہ

Muslim Medical Services and Contemporary Meaning Research Review

Abstract:

Where Islam has described teachings for the inner training of man, there are also instructions for his health and well being in Islamic teachings. That is why, when a disease is contracted, it has attracted towards treatment. There is a consistent body of Islamic teachings to protect the human body. Objectives There are guiding principles for the protection of the human body and human life in the Shari'ah. In the first period of Islam, medical guidance was found in the language of Prophethood. Then this field continued to develop in the era of the Prophet PBUH. This article is on "Medical services of Muslims in the era of the Prophet PBUH, a research review", in which the developments in the medical field in the era of the Prophet PBUH are mentioned. Initially, the literal meaning of the word medicine and its types are described. Along with this, the Quranic verses on medicine are also described. In modern times, where new diseases have affected the human body, the increasing number of Pathologists in different fields have fulfilled this need. Therefore, what were the medical services of Muslims in the era of the Prophet PBUH, in this article has been brought.

Keywords: Medical services of muslims, Nabvi period,Treatment,Islamic teachings,Medicine

اسلام نے جہاں انسان کی باطنی تربیت کے لیے تعلیمات بیان کی ہیں، وہاں اسلامی تعلیمات میں اسکی صحت اور تندرستی کے لیے بھی ہدایات مذکور ہیں۔ اسی لیے کسی مرض کے لاحق ہونے پر علاج و معالجہ کی طرف رغبت دلائی ہے۔ انسانی بدن کی حفاظت کے لیے مستقل اسلامی تعلیمات کا ذخیرہ موجود ہے۔ مقاصد شریعت میں انسانی بدن اور انسانی جان کی حفاظت کے راہنما اصول موجود ہیں۔ اسلام کے اولین دور عہد رسالت ﷺ میں طبّی راہنمائی زبانِ نبوت سے ملتی رہی، پھر اس شعبے میں عہد رسالت ﷺ میں ہی ترقی ہوتی رہی۔ مقالہ ھذا "مسلمانوں کی طبّی خدمات اور اسکی عصری معنویت تحقیقی جائزہ" پر ہے، جس میں عہد نبوی ﷺ میں طبّی میدان میں ہونے والی پیش رفت اور نبوی ارشادات ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قرونِ وُسطیٰ میں اہلِ مشرق کی داستانِ عروج کا بھی اختصار اً تذکرہ کیا گیا ہے کہ اہلِ اسلام نے طب کے میدان میں کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ جس میں ابتدائی طور پر لفظ طب کا لغوی واصطلاحی مفہوم اور اسکی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طب پر قرآنی آیات بھی بیان کی گئی ہیں۔ عصر حاضر میں جہاں نت نئی امراض نے انسانی بدن کو آلیا ہے، وہاں دن بدن مختلف شعبہ جات میں ماہرین امراض کی بڑھتی ہوئی تعداد نے اس ضرورت کو بھی پورا کیا ہے۔ لہذا اس مقالہ میں مسلمانوں کی طبّی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

چنانچہ لفظ طب کا لغوی واصطلاحی مفہوم ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

طب کے لغوی معانی:

کتب لغت میں لفظ طب کے درج ذیل معانی بیان کیے گئے ہیں:

1. لفظ طب کا لغوی معنیٰ ہے "نفس اور جسم کا علاج۔"
2. اس میں دو لغتیں ہیں۔ طب "طُ" کے پیش کے ساتھ اور طب "طِ" کے زبر کے ساتھ۔ اس صورت میں اس کا معنیٰ یہ ہوگا "جاننے والا۔"
3. یہ باب تفعل سے بھی آتا ہے۔ جیسے "متطبب" ابن سکیت کہتے ہیں: "اگر تو طبیب ہے تو پہلے اپنے لئے اس کو اختیار کر۔

4. اس ایک معنٰی "نرمی" بھی ہے۔
5. پھر یہ اس "وہ آدمی جو کام میں ماہر ہو" معنٰی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔
6. اس کا ایک لغوی معنٰی "جادو" ہے۔اسی لیے کہاجاتاہے، "رجل مطبوب ای مسحور "سحر زدہ آدمی۔"
7. ایک معنٰی "مہارت" بھی ہے۔طبیب کو طبیب اس لئے کہتے ہیں جو مریضوں کا علاج اپنی مہارت کی بنیاد پر کرتا ہے۔
8. اسی سے قضا، حکم کو بھی کنایہ کیا گیا ہے۔کیونکہ جھگڑے کے وقت یہ قاضی کے معنٰی میں ہوتا ہے اور بدن کی اصلاح میں طبیب کے معنٰی میں ہوتا ہے۔[1]
9. اسی طرح صاحب قاموس الجدید نے اس کے لغوی معنٰی بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسکے لغوی معنٰی "ماہر ہونا" کے ہیں۔
10. پھر اس میں تین لغتیں ہیں۔ایک لغت "طَ" کے زبر کے ساتھ، جسکے معنٰی "مشق ودانا" ہونے کے ہیں۔
11. دوسری لغت "طُ" کے پیش کے ساتھ، جسکے معنٰی "مہارت اور ہوشیاری" کے ہیں۔
12. تیسری لغت "طِ" کی زیر کے ساتھ، جسکے معنٰی "جسمانی اور ذہنی علاج، دوادارو، نرمی اور جادو" کے ہیں۔
13. اگر یہ باب تفعل سے ہو تو اس کا معنٰی ہو گا "علاج کرنا، طبیب اور معالج بننا، دوا استعمال کرنا۔"
14. اگر یہ باب استفعال سے ہو تو اس کا معنٰی ہو گا "بیماری کے علاج کے لئے مشورہ لینا، بیماری کا علاج کرانا" اور اسی سے ہے: طببہ (خوب علاج کرنا) اسی طرح طباب (علاج) اور طبابہ (پیشہ) ہے۔[2]

علمِ طب کی اصطلاحی تعبیرات:

ذیل میں علمِ طب کی اصطلاحی تعریفات بیان کی جاتی ہیں:

- "طب ایسا علم ہے جس سے انسانی بدن کے احوال کو پہچانا جائے تاکہ حاصل ہونے والی صحت محفوظ رہے۔اس اعتبار سے انسانی بدن کے تین احوال ہیں۔ایک مرض۔دوسرا صحت اور تیسرا نہ صحت اور نہ مرض۔"[3]
- "ابوالطب بقراط" اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"وہ علم جس میں انسانی بدن کے متعلق صحت اور مرض کی بحث کی جاتی ہے تاکہ اگر صحت حاصل ہو تو اس کی حفاظت کی جائے اور اگر صحت معدوم ہو گئی یا مرض پیدا ہو گیا ہے تو صحت کو واپس لانے کی کوشش کی جائے۔"[4]

- میر سید شریف جرجانی کہتے ہیں کہ ایک ہوتی ہے:

"طب روحانی وہ دل کے کمالات اور اس کی آفات، امراض، دواؤں کا علم ہے اور اس کی صحت کی حفاظت اور اس کے میانہ روی کی کیفیت کا علم ہے۔اور ایک طبیب روحانی سے مراد ایسا شخص جو اس طب کو جاننے والا ہو اور ہدایت وتکمیل تک پہنچانے والا ہو۔"[5]

لہذا طب میں انسانی بدن کے احوال پر بحث وتحیص کی جاتی ہے، جس سے انسانی صحت کو محفوظ کیا جاتا ہے۔اس میں انسانی صحت کو بحال کرنے کے متعلق غور وخوض کیا جاتا ہے، جس سے مرض کی نشاندہی کی جاتی ہے۔اسی طرح انسانی دل پہ وارد ہونے والی آفات، امراض اور دواؤں کا علم بھی طب سے وابستہ ہے۔روحانی امراض کی تشخیص اور علاج کرنے والے کو طبیبِ روحانی کہا جاتا ہے۔

طب کی اقسام ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

طب کی اقسام:

طب کی دو قسمیں ہیں۔

1. طب علمی
2. طب عملی

1۔طب علمی:

طب علمی طب کا وہ حصہ ہے جس میں ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن کا عمل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان سے چند چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ جیسے انسانی جسم کن چیزوں سے بنتا ہے، جسم میں کتنی قوت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر بخار کے متعلق معلومات: حرارت کا بڑھ جانا، پیاس لگنا، سر درد ہونا۔

2۔ طب عملی:

طب عملی وہ حصہ طب ہے جس میں عمل کے طریقے بیان کئے جائیں۔ جیسے بخار میں مریض کے متعلق بیان کیا جائے۔ مثال کے طور پر پانی پلایا جائے، اسے دافع بخار دوادی جائے، ہاتھ پیر کی مالش کی جائے۔

ذیل میں طبّی ادویات کے استعمال کی اہمیت قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کی جاتی ہے، جس سے اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے:

علاج میں شفاء ہے:

اللہ کریم نے علاج میں شفاء رکھی ہے۔ جیسا کہ اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"[6]

"اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور چھتوں میں گھر بناؤ۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم وآسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔"

امام قرطبیؒ اس آیت کے ذیل میں رقمطراز ہیں:

"اس آیت کریمہ میں "فیہ" کی ضمیر کا مرجع "شہد" ہے۔ یعنی اس شہد میں تمہارے لیے شفا ہے۔ کسی حاذق اور طبیب سے پوچھیے وہ تمہیں بتائے گا کہ یہ ذرا سی مکھی جو لعاب تیار کرتی ہے، وہ مختلف پھولوں سے جو جوہر کشید کرتی ہے، وہ کتنی لاعلاج بیماریوں کے لیے زود اثر تریاق ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے مختلف چیزوں میں مختلف صحت بخش اثرات رکھ دیے ہیں۔ علاج کے طور پر کسی چیز کو استعمال کرنا جائز ہے اور اس کے استعمال سے باذن الٰہی شفاء بھی ہوتی ہے۔

جیسا کہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً"[7]

"حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں نے دیہاتی لوگوں کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کر رہے تھے تو آپ ﷺ سے فرمایا! اے اللہ کے بندو علاج کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی جس کی شفاء نہ ہو۔"

اور جمہور علماء کا قول بھی یہی ہے کہ علاج کرنا اور دم کرانا مباح ہے۔"[8]

شفاء طبیبِ حقیقی کے اذن پر:

تمام امراض میں شفاء طبیبِ حقیقی کے اذن پر ہی ملتی ہے۔ جیسا کہ اس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ -"[9]

"کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے اس کی ہڈیوں کو، کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہے کہ ہم اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کر دیں۔"

پیر کرم شاہ ازہری اس آیت کے ذیل میں کچھ یوں رقمطراز ہیں:

"یعنی تمہارے بڑے بڑے علماء اور ان میں جو ہڈیاں ہیں ان کو بنانا تو بجائے خود، وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ تمہارے ہاتھ پھر ان ہاتھوں کی چھوٹی چھوٹی انگلیاں اور پھر ان کے چھوٹے چھوٹے پوروں کو بھی جوڑ کر درست کر کے انہیں پہلی حالت پر لا سکتا ہے۔ بڑی چیزوں کو اپنی اصلی حالت پر لے آنا اس کے لئے کیوں کر مشکل ہو سکتا ہے۔"[10]

اب ذیل میں احادیث کی روشنی میں طب نبوی کی کچھ امثلہ ذکر کی جاتی ہیں:

علاج اور دوائی کرنا سنت اور مستحب ہے۔ شفاء اللہ کے حکم سے ہی ہوتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے بعض چیزوں کی طرف راہنمائی فرمائی ہے، جن میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

کلونجی:

کلونجی میں شفاء ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"أن أبا هريرة أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي الحبّة السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّام"[11]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔"

سنائے مکی:

سنائے مکی میں شفاء ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ فِيهِنَّ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ السَّنَا"[12]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لیئے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک چیز سنائے مکی ہے۔"

عود ہندی:

عود ہندی میں بھی شفاء ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ"[13]

"حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم اس عودِ ہندی (قسط شیریں) کو ضرور استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیئے شفاء ہے۔"

کھمبی:

کھمبی میں بھی شفاء ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ"[14]

"سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھمبی اس منّ کی ایک شکل ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لیئے شفاء ہے۔"

عجوہ کھجور:

عجوہ میں زہر کی شفاء ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ"[15]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے اس میں زہر کے لیئے شفاء ہے۔"

اسی طرح ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"عن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ"[16]

"سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے، اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہ دے سکے گا۔"

دنبے کی چکی:

دنبے کی چکی کے متعلق ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا، أَلْيَةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ، ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيقِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ"[17]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عرق النساء سے شفاء حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جنگلی بھیڑ (دنبے) کی چکی کو لے کر پگھلا لیا جائے، پھر اس کے تین حصے کر لیئے جائیں، پھر روزانہ ایک حصہ نہار منہ پی لیا جائے۔"

شہد:

شہد کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے:

" فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"[18]

"اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔"

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بطنه، فقال: اسقه عسلًا ثم أتاه الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: (صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسقه عسلًا فسقاه فبرأ"[19]

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرے بھائی کو دست لگ گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اس نے اپنے بھائی کو شہد پلایا، پھر حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے اس کو شہد پلایا تھا لیکن اس کے دست اور بڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسے یہی فرمایا: جب وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ: اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے کہا: اسے شہد پلایا تھا مگر اس کے دست اور بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس نے شہد پلایا تو اس کا بھائی شفاء یاب ہو گیا۔"

اسی طرح حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِي الْعَسَلِ والحجم "[20]

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے۔ ان میں سے پہلی شہد کا گھونٹ لگانے میں شفاء ہے۔ سنگی لگوانے میں اور آگ سے زخم کو داغنے میں شفاء ہے۔"

آبِ زمزم:

آبِ زمزم میں برکت ہے۔ جیسا کہ اس پہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَمْزَمُ طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءُ سَقَمٍ "[21]

"حضرت طاؤس روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! زمزم یہ مبارک پانی ہے۔ یہ کھانا بھی ہے اور بیماری کے لیئے شفاء بھی ہے۔"

گائے کا دودھ:

گائے کے دودھ میں بھی شفاء ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً وَفِي أَلْبَانِ الْبَقَرِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ "[22]

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفاء نازل نہ کی ہو۔ گائے کے دودھ میں ہر بیماری کے لیئے شفاء ہے۔"

سنگی لگوانا:

سنگی لگوانا بہترین علاج ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"أَنَسٌ قَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ"[23]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سنگی لگوائی اور فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین چیز فصد کھلوانا، یعنی سنگی لگوانا ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے:

"أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً"[24]

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مقنع کی عیادت کی، پھر فرمایا: میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم پچھنے (سنگی) نہ لگوالو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اس میں شفاء ہے۔"

اب ذیل میں عہد نبوی ﷺ میں مرد و خواتین اطباء کے احوال بیان کیے جاتے ہیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے تربیت پا کر اس اہم فریضے کی ادائیگی مختلف مقامات پر کی۔

عہد نبوی ﷺ میں طبیب مرد اور خواتین:

عہد رسالت میں طب نے سرزمین عرب میں فنّی صورت نہیں اختیار کی تھی۔ عربوں کا دیگر قوموں سے رابطہ کم سے کم تھا۔ اس لیے ان کے درمیان فروغ پانے والے علوم اور فنّی تجربات سے اہل عرب عموماً محروم تھے۔ اس عہد میں طب کے میدان میں دو مراکز کو کافی شہرت حاصل تھی۔ ایک ایران کے شہر "جندی شاپور" میں قائم تھا اور دوسرا مصر کے شہر "اسکندریہ" میں۔ دونوں مقامات پر قائم تعلیم گاہوں میں طب کی نظری اور عملی دونوں پہلوؤں سے باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی۔ فاضل اساتذہ کی ایک ٹیم تھی، جن سے بڑی تعداد میں طلبہ فیض اٹھاتے تھے اور ان کی راہ نمائی میں مریضوں کا علاج معالجہ اور نت نئے طبّی تجربات بھی کرتے تھے۔ عہد نبوی میں "حارث بن کلدہ" نامی ایک طبیب کا تذکرہ ملتا ہے، جو جندی شاپور کے "مدرسہ طبیہ" کا فیض یافتہ تھا۔ وہ طائف میں رہتا تھا اور اس کا تعلق قبیلۂ ثقیف سے تھا۔ موجودہ دور کی اصطلاح میں وہ ایک "سند یافتہ" طبیب تھا۔ اس بنا پر اس کی دور دور تک شہرت تھی۔

جیسا کہ اس پر حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ سَعْدٍ قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي فَقَالَ: إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ"[25]

"حضرت سعد بن ربی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک مرتبہ میری طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاو۔ وہ علاج معالجہ کرتا ہے۔"

عہد رسالت میں سرزمین عرب کی طب کو ہم قبائلی طب سے موسوم کر سکتے ہیں۔ مسلسل تجربات اور دوسرے قبائل سے ربط باہمی کی بنا پر انھیں بعض امراض کے علاج معالجے کے طریقے اور کچھ ادویہ کے خواص معلوم ہو گئے تھے۔ بہر حال اس عہد میں طب کی جو بھی شکل رہی ہو اور اس کی ہم جو بھی قدر و حیثیت متعین کریں، اس میں خواتین کا قابل قدر حصہ نظر آتا ہے۔ بل کہ بعض پہلوؤں سے ان کا حصہ مردوں سے کچھ زیادہ دکھائی دیتا ہے۔

عہد رسالت میں خواتین کی طبّی خدمات کا جائزہ تین پہلوؤں سے ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

1: میدانِ جنگ میں زخمیوں کے لیے فوری طبّی امداد:

عہدِ جاہلیت میں جب جنگ عموماً تلواروں اور نیزوں کے ذریعے لڑی جاتی تھی۔ عورتوں کو دورانِ جنگ فوجیوں کو معرکہ آرائی اور شجاعت وجواں مردی کے جوہر دکھانے پر ابھارنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ گاتی بجاتی رزمیہ وعشقیہ اشعار پڑھتی ہوئی فوجیوں کے پیچھے پیچھے چلتی تھیں۔ مسلم فوج میں انھیں اس کام کے لیے تو نہیں استعمال کیا گیا۔ البتہ ان سے پیاسے فوجیوں کو پانی پلانے، زخمیوں کو اٹھا کر محفوظ مقامات پر لے جانے اور ان کی مرہم پٹی کرنے جیسے کام لیے گئے۔ کتب سیرت وتذکرہ میں ایسی متعدد خواتین کے نام محفوظ ہیں جنھیں زخمیوں کی فوری طبّی امداد (First Aid) کے کام میں خصوصی مہارت حاصل تھی اور انھوں نے غزوات وسرایا میں اس خدمت کو بحسن وخوبی انجام دیا۔

❖ **غزوات میں خواتین کا علاج ومعالجہ کرنا:**

دوسری روایتوں میں علاج معالجہ کی صراحت کچھ یوں ملتی ہے:

"كَانَتْ رَبُّمَا غَزَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَتُدَاوِی الجرحیٰ وَتَرَدُّ القَتْلٰی اِلیٰ المَدِيْنَةِ"[26]

"بسا اوقات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں، زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور مقتولین کو واپس مدینہ لاتی تھیں۔"

زمانہ جاہلیت میں حضرت ام عطیہ انصاری کا نام ملتا ہے جو ماہر طبیبہ تھیں، جو بعد میں اسلام لے آئیں۔ جیسا کہ ان کے متعلق آتا ہے:

"حضرت ام عطیہ الانصاریہ کے بارے میں مورخین نے لکھا ہے کہ ان کا شمار عہد جاہلیت اور عہد اسلامی دونوں عہدوں میں طب اور جراحت کے مشہور ماہرین میں ہوتا تھا۔"

آپ اپنے متعلق وہ خود فرماتی ہیں:

"غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلى الله عليه وسلم سَبْعَ غَزَوَاتٍ فُكُنْتُ اصْنَعُ لَهُمْ طَعَامَهُمْ وَاَخْلُفُهُمْ فِي رِجَالِهِمْ وَاُدَاوِی الجَرْحیٰ وَاَقُوْمُ عَلَى المَرْضیٰ"[27]

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی ہوں۔ میں فوجیوں کے لیے کھانا پکاتی تھی۔ ان کی غیر موجودگی میں ان کے کیمپ کی حفاظت کرتی تھی، زخمیوں کا علاج کرتی تھی اور بیماروں کی تیمار داری کرتی تھی۔"

ان کے علاوہ مختلف غزوات کے حوالے سے بھی بعض خواتین کے ناموں کی صراحت ملتی ہے کہ انھوں نے ان میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج کی خدمت انجام دی تھی۔

"اسی طرح حضرت نسیبہ بنت کعب المازنیہ جو اپنی کنیت ام عمارہ سے مشہور ہیں، نے غزوۂ بدر میں زخمی ہونے والے مسلمانوں کو طبّی امداد بہم پہنچائی تھی۔"[28]

پھر غزوۂ احد میں ان کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ حضرت ام ایمن اور حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ حضرت ام سلیمؓ نے بھی شرکت کی تھی اور انھوں نے اس موقع پر بڑی تعداد میں زخمی ہونے والے مسلمانوں کو طبّی میدان میں اپنی خصوصی مہارت سے فائدہ پہنچایا تھا۔ کتب حدیث میں اس غزوہ کے دوران حضرت ام عمارہؓ کی شجاعت اور جاں نثاری کا تذکرہ بڑے شان دار الفاظ میں ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے نرغے میں گھرا دیکھ کر وہ آپ ﷺ کے لیے سپر بن گئی تھیں۔ چنانچہ ﷺ نے انھیں ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا تھا۔

"مَاالْتَفَتَ يَوْمَ اُحدٍ يَمِيْنًاوَّ لَاشِمَالًا اِلاَّ وَاَنَا اَرَاهَا تُقَاتِلُ دُوْنِي"[29]

"غزوہ احد کے موقع پر میں دائیں بائیں جدھر دیکھتا انھیں جنگ کرتے ہوئے پاتا۔ یہ کام وہ میری حفاظت کے لیے کر رہی تھیں۔"

اسکے علاوہ غزوہ خیبر میں خواتین صحابیات کی شرکت اور طبّی خدمات کے سلسلے میں کچھ یوں آتا ہے:

"غزوہ خیبر کے موقع پر کافی تعداد میں طبّی امداد فراہم کرنے والی خواتین نے شرکت کی تھی۔ حضرت کعیبہ بنت سعد الاسلمیۃ کی اس موقع پر غیر معمولی خدمات کو دیکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ایک مرد کے برابر ان کا حصہ لگایا تھا۔"[30]

امام ابنِ سعد کچھ یوں رقمطراز ہیں:

"غزوۂ خیبر میں شرکت کرنے اور اس میں فوجیوں کو طبّی امداد پہنچانے کے لیے حضرت ام سنان الاسلمیہؓ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر خواہش ظاہر کی تو ﷺ نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے فرمایا: "تمہارے قبیلے کے کچھ اور عورتوں نے اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کی تھی۔ میں نے انھیں اجازت دے دی ہے۔ تم بھی چلو۔ چاہو تو ان کے ساتھ اور چاہو تو میری زوجہ ام سلمہؓ کے ساتھ رہو" انھوں نے حضرت ام سلمہؓ کے ساتھ رہنے کی خواہش کی، چنانچہ وہ دورانِ غزوہ انھی کے ساتھ رہیں۔"[31]

امام ابنِ اثیر جزری عہدِ نبوی ﷺ خواتین کی طبّی خدمات کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

"حضرت اُمیمہ، بعض روایتوں کے مطابق اُمیّہ یا آمینہ بنت قیس الغفاریۃ جن کی عمر غزوۂ خیبر کے موقع پر بہت کم تھی، اپنے قبیلے کی چند عورتوں کے ساتھ حاضر ہوئیں اور زخمیوں کے علاج معالجہ کی غرض سے اس غزوہ میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی۔"[32]

2: پیشہ طب:

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین پیشہ طب سے باقاعدہ وابستہ رہیں۔ جیسا کہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ بعض خواتین کے بارے میں صراحت ملتی ہے کہ غزوات کے علاوہ بھی وہ مریضوں کے علاج معالجہ کی خدمت انجام دیتی تھیں اور ان سے لوگ استفادہ کرتے تھے۔ اس سلسلے میں سب سے مشہور نام قبیلہ اسلم کی خاتون حضرت رُفیدہ کا آتا ہے۔ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کے ہاتھ میں ایک تیر آ لگا اور ان کی "اکحل" نامی رگ زخمی ہو گئی، جس سے خون کسی طرح نہیں رک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:

"اِجۡعَلُوۡهُ فِيۡ خِيۡمَةِ رُفَيۡدَةَ حَتّٰى اَعُوۡدُهٗ مِنۡ قَرِيۡبٍ"[33]

"انھیں رفیدہ کے خیمے میں کر دو تا کہ میں قریب سے ان کی عیادت کر سکوں۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زخمیوں کے علاج معالجہ کے لیے مسجد نبوی میں باقاعدہ ایک خیمہ لگایا گیا تھا اور حضرت رفیدہ کو اس کا ذمہ دار بنایا گیا تھا۔

مذکورہ خاتون کے بارے میں اصحاب سیر نے صراحت کی ہے کہ انھیں زخمیوں کے علاج معالجہ میں مہارت تھی اور وہ یہ کام بغیر کسی اجرت کے انجام دیتی تھیں۔

"كَانَتۡ اِمۡرَاَةٌ تُدَاوِي الجَرۡحٰى وَتَحۡتَسِبُ بِنَفۡسِهَا عَلَى خِدۡمَةِ مَنۡ كَانَتۡ بِهٖ ضَيۡعَةٌ مِّنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ"[34]

"وہ ایسی خاتون تھیں جو زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ مسلمانوں کی خدمت اور ان کی تکالیف کے ازالہ کا کام وہ بغیر کسی معاوضے کے محض اللہ سے اجر ملنے کی امید میں کرتی تھیں۔"

انکے علاوہ بھی دیگر خواتین طبّی خدمات میں مہارت رکھتی تھیں۔ جیسا کہ کتبِ تاریخ میں کچھ یوں آتا ہے:

"انکے علاوہ دوسری خاتون حضرت کعیبہ بن سعد الاسلمیہؓ کے بارے میں بھی مورخین نے لکھا ہے کہ وہ غزوات کے موقع پر ہی نہیں، بلکہ عام حالات میں بھی علاج و معالجہ کی خدمت انجام دیتی تھیں۔"[35]

انکے متعلق مزید یہ آتا ہے:

"غزوہ احزاب کے بعد ان کے لیے بھی مسجد نبوی میں ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا اور انھیں زخمیوں کے علاج کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ حضرت سعد بن معاذؓ کے علاج میں انھوں نے بھی حصہ لیا تھا۔"[36]

3: طبّی معلومات

عہدِ نبویﷺ میں خواتین کو بہت سی طبّی معلومات حاصل تھیں اوران کے ذریعے وہ چھوٹے موٹے امراض کا علاج کرلیا کرتی تھیں۔ اگرچہ یہ معلومات ایسی تھیں جیسی آج کل دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں بھی بڑی بوڑھی عورتوں کو حاصل ہوتی ہیں، لیکن اُس زمانے میں، جب کہ طب بحیثیت فن ابتدائی مرحلے میں تھی،اُن کی بہت اہمیت تھی۔

اسی طرح ایک اور روایت میں اس طرح آتا ہے:

"ام المومنین حضرت ام سلمہؓ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں۔ وہاں انھیں بہت سی طبّی معلومات حاصل ہو گئی تھیں، جن کا وہ استعمال کرتی تھیں اور مختلف امراض میں لوگوں کوان کا علاج بتایا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں انھوں نے بعض دوائوں کے ذریعےﷺ کا علاج کرنے کی کوشش کی تھی۔"[37]

"حضرت شفاء بن عبد اللہ بھی لوگوں کو مختلف علاجی تدابیر بتایا کرتی تھیں۔ وہ نملہ (ایک جلدی مرض) کا علاج جھاڑ پھونک سے کیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ وہ ام المومنین حضرت حفصہؓ سے ملنے گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ لیا تو فرمایا:

"اَلَاتُعَلِّمِیْنَ ہٰذِہٖ رُقْیَۃَ النَمْلَۃِ کَمَّا عَلَّمْتِہَا الْکِتَابَۃَ "[38]

"تم حفصہ کو نملہ کا علاج بھی سکھا دو، جیسے تم نے اسے لکھنا سکھا دیا ہے۔"

اب ذیل میں مسلمانوں کے زرّیں عہد کے تذکرے کے بعد قرونِ وسطیٰ کے نامور ماہر اطباء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کی طب کے میدان میں خدمات نمایاں ہوتی ہیں۔

قرونِ وسطیٰ کے نامور اطباء:

قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں کی طبّی خدمات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے، جسکی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

"قرونِ وسطیٰ میں اکثر کتابیں مغربی کتابیں صرف سریانی میں ترجمہ ہو کر اور سریانی سے عربی میں ترجمہ ہو کر پہنچیں۔اس کے بعد وہ عربی سے لاطینی میں ترجمہ ہوئیں۔اور بالآخر مغرب کی دیسی مثلاً جرمن، فرانسیسی، اطالوی اور انگریزی وغیرہ میں منتقل ہوئیں۔قرونِ وسطیٰ کا عالم دینیات، فلسفہ، فنونِ لطیفہ اور فن تعمیر سے بخوبی واقف تھا۔لسانیات اور مدرسیت میں بھی اس کو کافی دسترس حاصل تھا۔ان دنوں جادو یا سحر یا توہمات کی بھی شدت تھی۔"[39]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے زرّیں دور کے بعد قرونِ وسطیٰ ساتویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک طب کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہی ادوار کے نامور مسلم اطباء اپنی اپنی خدمات سے سرخرو ہوئے اور اہلِ مغرب مسلمانوں کے علوم و منافذ سے بے اعتناء رہے۔ جسکا بنیادی سبب لسانیات میں اہلِ مغرب کا متوجہ و ماہر نہ ہونا رہا۔اِن صدیوں میں کونسے نامور مسلم اطباء کے اسماء آتے ہیں، اُنکا تذکرہ ذیل میں بالترتیب اختصار اً کیا جاتا ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی کے نامور اطباء:

عہد نبویﷺ کے بعد عہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور عہد تابعین رحمھم اللہ میں مسلمان ایک کے بعد دوسرے علاقے میں پھیلتے چلے گئے۔ یہاں تک کے وہ بنیاد جو زمانہ نبویﷺ میں رکھی گئی، ہر آنے والے دور میں مسلم ماہر اطباء نے مثالیں رقم کر دیں اور طب کے میدان میں باقاعدہ استناد و حوالہ مقام حاصل کر لیا۔ چنانچہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ہر دور نمایاں رہا۔ آٹھویں صدی عیسوی میں جن نامور مسلم اطباء نے تاریخ رقم کی، وہ حسبِ ذیل ہیں:

"اس دور میں نسطوری خاندانِ اطباء کے اوّلین ارکان (خاندان بخت یشوع) کے کارناموں پر نظر پڑتی ہے۔ جرجس ابنِ جابر اول نے سب سے پہلے یونانی طب کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ دیگر مترجمین میں ابنِ المقفع اور البطریق بہت مشہور ہیں۔"[40]

اب ذیل میں نویں صدی عیسوی کے نامور اطباء کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

نویں صدی عیسوی کے نامور اطباء:

اس صدی کے مختصر احوال یہ ہیں:

"اس دور میں ممالکِ اسلام میں طب پر بہت کام ہوا۔ان کے طبیب دو قسم کے تھے۔

1. پیشہ ور جو بیماروں کا علاج کرتے تھے۔
2. علماء جو طب کے یونانی شہکاروں کا عربی میں ترجمہ کرتے تھے۔

ان میں نامور مسلم طبیب "الرازی" تھے۔پیشہ ور طبیبوں میں سابور ابن سہل ایرانی تھے۔انکی ایک تصنیف علاج سمیات (تریاقات) پر بارہویں صدی عیسوی کے وسط تک دنیا بھر میں مشہور رہی۔پھر یحییٰ بن سرافیوں نے سریانی زبان میں طب پر دو خزینۃ العلوم تیار کیے۔جن کا ممالک مغرب میں بڑا اثر رہا۔اس نے فصد کھولنے کی باریکیاں بڑی تفصیل سے بیان کیں۔ایران کے الرازی نہ صرف ممالک اسلام کے بلکہ تمام قرونِ وسطی کے سب سے بڑے ماہر و معلم طب تھے۔الرازی نے طب میں "الحاوی" کے نام سے مشہور انسائیکلوپیڈیا تیار کیا۔اسی طرح یعقوب بن ابی حزام نے "فروسیات" پر ایک کتاب تصنیف کی جو عربی میں بیطاری کے مبادیات اور گھوڑوں پر سب سے پہلی تصنیف ہے۔پھر حنین بن اسحاق جنہوں نے بقراط اور جالینوس کی کتابوں کے ترجمے کیے۔اِن کے علاوہ اسحاق بن حنین،ابنِ حسن، عیسیٰ بن یحییٰ،ابنِ بازل، موسیٰ بن خالد،ثابت بن قرہ،یوسف خوری قابلِ ذکر ہیں۔"[41]

نویں صدی عیسوی کے مذکورہ بالا اطباء نے علمِ طب میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔اور یہ تسلسل اگلی صدیوں تک بھی جاری رہا۔اب ذیل میں دسویں صدی عیسوی کے نامور مسلم اطباء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دسویں صدی عیسوی کے نامور اطباء:

اس صدی میں درج ذیل مسلم اطباء نے خدمات سرانجام دیں:

"ابو عثمان اور سنان بن ثابت نے بیمارستانوں کو از سرِ نو منظم کرکے بڑی شہرت حاصل کی۔ابو عثمان نے جالینوس کی تصانیف کا عربی میں ترجمہ کیا۔اور سنان نے پیشہ طب کی سائنسی قدر و قیمت کو بلند کرنے میں مدد کی۔"[42]

اس دور کے مسلم اطباء کی تعداد کی کثرت کی بناء پر اسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جسکی تفصیل یہ ہے:

1. خلافتِ مشرقیہ کے رہنے والے۔
2. مصری۔
3. ہسپانی۔
4. شمالی افریقہ کے رہنے والے۔

پہلے گروہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔احمد الطبری نے ایک کتاب لکھی، جس کا نام "علاج البقراطیہ" رکھا۔اِن میں علی بن عباس مسلم اطباء کے بہترین اور قابل ترین افراد میں تھے۔انکی ایک تصنیف "کتاب الملکی" جو عضد الدولہ کے کہنے پہ لکھی۔اس کا دوسرا نام "کامل الصناعۃ الطبیۃ" تھا۔جو عرصہ دراز تک درسی کتب میں رائج رہی۔تاآنکہ ابنِ سینا کی "القانون" رائج ہوئی۔

دوسرے گروہ میں "التمیمی اور البلدی" طبیب تھے۔

تیسرے گروہ میں ابو القاسم الزاہراوی جو مسلمانوں کے سب سے بڑے سرجن تھے۔نشاۃ ثانیہ تک اس کا اثر یورپ پر قائم رہا۔

چوتھے گروہ میں شمالی افریقہ میں "ابنِ الجزار" تھے۔انکی ایک تصنیف ہر طبیب کے ہاتھ میں رہا کرتی تھی۔[43]

اب ذیل میں گیارہویں صدی عیسوی کے نامور اطباء کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

گیارہویں صدی عیسوی کے نامور اطباء:

اس صدی میں بھی مسلمانوں نے طب کے میدان میں بدستور خدمات سرانجام دیں۔اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

"ابو علی الحسین بن عبداللہ ابنِ سینا کی دماغی کاوشات قرونِ وسطیٰ کے بہترین کارنامے ہیں۔کثیر التعداد تصانیف زیادہ تر عربی زبان میں شائع کیے۔چند ایک فارسی میں بھی ہیں۔طب کی مشہور کتابوں میں "القانون فی الطب" ہے، جو دس لاکھ الفاظ کا خزینہ معلومات ہے۔جس میں

قدیم وجدید مسلم تحقیقات وروایات کو منظم کیا گیا ہے۔جالینوس کے طرزِ بیان سے اس کو مشابہت ہے۔اس لیے مضامین کی درجہ بندی رسمی طریقے پر کی گئی ہے۔کتاب کی باضابطگی اور حقیقی قدر و قیمت کی وجہ سے الرازی کی تصنیف "الحاوی" اور علی بن عباس کی "الماکی" بلکہ جالینوس کی کتابوں پر سبقت لے گئی۔اور چھ صدیوں تک تمام دنیا میں مستند مانی گئی۔اس لیے مسلمان ابنِ سینا کو "شیخ الرئیس" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔"[44]

اس صدی ابنِ سینا کے علاوہ بھی نامور اطباء کے نام ملتے ہیں۔اسکی تفصیل یہ ہے:

"عبدالرحمٰن ابن محمد ہسپانوی مسلم طبیب اور دواساز۔اسکی کتاب "الادویۃ المفردۃ" ذاتی تحقیق ہے۔اس میں اس نے پرہیزی غذا کو علاج پر ترجیح دی۔اس کا کچھ حصہ لاطینی زبان میں موجود ہے۔ایک اور طریقہ علاج متعارف کروایا، بامیو تھیراپی۔ان کے علاوہ ابوالقاسم عمار بن علی الموصلی ہیں، جو امراضِ چشم میں سب سے زیادہ جدت پسند محقق تھے۔اس دور کے نامور ابن الہیثم بھی بصریات کے ماہر ہیں۔"[45]

یہ تمام مسلم اطباء تھے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں طب کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

خلاصہ کلام:

مقالہ ھذا میں "مسلمانوں کی طبّی خدمات اور اس کی عصری معنویت" کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا۔ابتدائی طور پر لفظ طب کے لغوی مفاہیم، اصطلاحی تعبیرات، اقسام ذکر کی گئیں۔پھر قرآنی آیات اور متفرق احادیث نبویہ کی روشنی میں طب کی اہمیت اجاگر کی گئی۔اس میں یہ بات بیان کی گئی کہ علاج میں شفاء ہے اور یہ اذنِ الٰہی پر منحصر ہے۔دارالعمل میں انسان کسی مرض کے لاحق ہونے پر مختلف اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے علاج معالجے کی راہ اختیار کرے۔اس سے شفاء اُس کے مقدر ہوگی اور خالق پر اُس کا ایمان وایقان اور بھی مضبوط ہوگا۔اس کے بعد عہدِ نبوی ﷺ میں مرد وخواتین کی طبّی خدمات کو مختلف کتبِ احادیث اور کتبِ سیرت کے تناظر میں بیان کیا گیا۔جس سے اس امر کی نشاندہی ہوئی کہ عہدِ نبوی ﷺ سے ہی مسلم مرد وخواتین نے طب کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔اور یہ تسلسل مابعد ادوار میں بدستور جاری رہا۔جیسا کہ مذکورہ مقالہ میں بالتفصیل ہر دور کا تذکرہ کیا گیا ہے، جس سے مسلمانوں کا طب کے میدان میں سرگرمِ عمل رہنا سامنے آتا ہے۔

---

[1] افریقی، ابوالفضل، محمد بن مکرم، ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1300ھ، ج1، ص553، 554

Afrīqī, Abu al Fazal , Muḥammad bīn mukaram, Ībne Manzor, Līsan ul Arab,Dār Sadīr, Beīrūt,1300,V:1, P:553-54

[2] قاسمی، مولانا، وحیدالدین، القاموس الجدید، ادارہ اسلامیات، لاہور، 984، 1990

Qasīmī, Mualana, Waheed ul deen , Al Qamoos ul Jadeed, ĪDāra Īslamyat,Lahore,984,1990

[3] ابنِ سینا، شیخ الرئیس، علی الحسین بن عبداللہ، القانون فی الطب، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1999ء، ج1، ص13، 14

Ībne Seena, Shaīkh Al Raees, Alī al Hussaīn bīn Abdullah, Al Qanoon fīl Ṭīb,Dār ul Kutab al īlmīa Beīrūt,1999, V:1,P:13-14

[4] مخطوط کتاب بقراط، شرح جالینوس، مترجم: اسحاق بن حنین، مکتبہ میونخ، ص4

Makhtot Kītāab bīqarat, Sharh JAlīnos, Mutarjam Īshaq bīn Hunaīn, Maktba mayunakh,P:4

[5] جرجانی، علی بن محمد بن علی، کتاب التعریفات، دار الکتاب العربی بیروت، 2000ء، ص116

Jurjanī, Alī bīn Muḥammad bīn Alī, Kītāab ul Tarefat, Dār ul Kutab al Arabī,Beīrūt,2000, P:116

[6] النحل، 16:68، 69

Al Nakhal,16:68-69

[7] ابن شیبہ، ابو بکر، عبداللہ بن محمد، المصنف فی الأحادیث والآثار، کتَابُ الطِبِّ، باب مَنْ رَخَّصَ فِي الدَّوَاءِ وَالطِّبِّ، دار التاج، لبنان، 1989ء، رقم الحدیث: 23417

Ībne Shaība, Abu Bakar, Abdullah bīn Muḥammad, Al Musanīf fī Al Ḥadīth wal Athar, Kītāab ul Ṭīb,Dār ul Taj , Labnan,1989,Raqam ul ḥadīth:23417

[8] قرطبی، أبو عبداللہ، محمد بن أحمد بن أبي بکر، الجامع لأحکام القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2006ء، ج10، ص130

Qurtabī, Abu Abdullah, Muḥammad bīn Aḥmad bīn Abī Bakar, Al Jame lī Ahkam al Quran , muasīsat al Rīsālat,Beīrūt,2006,V:10,V:130

[9] القیامۃ، 75:03، 04

Al Qīyama,75:3-4

10 ازہری، شاہ، محمد کرم، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 1995ء، ج5، ص224

Azharī, Shah Muḥammad Karam, Zīa ul Quran, Publīcatīones, Lahore,1995,V:5,P:224

11 بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الحبّة السَّوْدَاءِ، دار ابن کثیر، دار الیمامة، دمشق، 1993ء، رقم الحدیث: 5364

Bukharī, Abu Abdullah, Muḥammad bīn Īsmaeel, Al Jame Al Sahīh Kītāab ul Ṭīb,Dār ībne Kathīr,Dār ul Yamamah, Dīmashaq,1993, Raqam al Ḥadīth:5364

12 نسائی، ابو عبدالرحمٰن، احمد بن شعیب، السنن الکبری، کتاب الطب، باب الدَّوَاءُ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوتِ، مؤسسة الرسالة، بیروت، 2001ء، رقم الحدیث: 7533

Nasaī, Abu Abdulrehman, Aḥmad bīn Shoaīb, Al Sunan al Kubra, Kītāab ul Ṭīb,Muasīsat al Rīsālat, Beīrūt,2001,Raqam al Ḥadīth:7533

13 امام، أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند النساء، حَدِيثُ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، مؤسسة الرسالة، بیروت، 2001ء، رقم الحدیث: 27004

Īmām, Aḥmad bīn Hanbal ,Musnad al Īmām Aḥmad bīn Hanbal,Musnad al Nīsaa,Muasīsat al Rīsālat, Beīrūt,2001,Raqam al Ḥadīth:27004

14 ابن شیبه، المصنف في الأحاديث والآثار، کتاب الطب، باب فِي الْكَمْأَةِ، رقم الحدیث: 23695

Ībne Shaība, Al Musanīf fī Al Ḥadīth wal Athar, Kītāab ul Ṭīb,Raqam al Ḥadīth:23695

15 امام، أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رقم الحدیث، 8002

Īmām, Aḥmad bīn Hanbal ,Musnad al Īmām Aḥmad bīn Hanbal,Musnad al Mukthrīn mīn al Sahaba, Musnad Abī Huraīra,Raqam al Ḥadīth:8002

16 ابن شیبه، المصنف في الأحاديث والآثار، کتاب الطب، باب فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ وَالرُّقَى، رقم الحدیث: 23477

Ībne Shaība, Al Musanīf fī Al Ḥadīth wal Athar, Kītāab ul Ṭīb,Raqam al Ḥadīth:23477

17 قزوینی، ابو عبداللہ، محمد بن یزید، السنن، کتاب الطب، بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَا سنن، دار احیاء الکتب العربیة، 2009ء، رقم الحدیث، 3463

Qazvīnī, Abu Abdullah, Muḥammad bīn Yazīd,Al Sunan, Kītāab al Ṭīb,Dār Īhya al Kutab al Arbīa,2009,Raqam al Ḥadīth:3463

18 النحل، 68:16

Al Nakhal,16:68

19 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شفاء، رقم الحدیث: 5360

Bukharī, Muḥammad bīn Īsmaeel, Al jame al Sahīh, Kītāab ul Ṭīb,Raqam al Ḥadīth:5360

20 ایضاً، کتاب الطب، باب: الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثٍ، رقم الحدیث، 5356

Ībīd,Kītāab ul Ṭīb,Raqam al Ḥadīth:5356

21 صنعانی، ابو بکر، عبدالرزاق بن ہمام، المصنف، کتاب المناسک، بَابُ زَمْزَمَ وَذِكْرِهَا المجلس العلمي الهند، 1983ء، رقم الحدیث: 9122

Sanaanī, Abu Bakar, Abdulrazaq bīn Hamam, al Musanīf, Kītāab al Manasīk,1983,Raqam al Ḥadīth:9122

22 حاکم، ابو عبداللہ، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، كِتَابُ الطِّبِّ، باب حدیث ابن عباس، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1990ء، رقم الحدیث: 7323

Hakīm,Abu Abdullah, Muḥammad bīn Abdullah,Al Mustadrak al Sahīhaīn, Kītāab al Ṭīb,Dār al Kutab al Īlmīa, Beīrūt,1990,Raqam al Ḥadīth:7323

23 قشیری، ابو الحسین، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، كِتَابُ الْبُيُوعِ، بَابُ حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ، دار الطباعة العامرة، ترکیا، 1334ھ، رقم الحدیث: 1577

Qushaīrī,Abu al Hussaīn, Muslīm bīn Hajaj, al Jame al Sahīh,Kītāab ul Bayoo,Dār al Tabaat al Amīra,Turkīa,1334,Raqam al Ḥadīth:1577

24 ایضاً، كِتَابُ السَّلَامِ، بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي، رقم الحدیث: 2205

Ībīd,Kītāab al Salam,Raqam al Ḥadīth:2205

25 سجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الطب، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، المطبعة الأنصارية بدهلي، الهند، 1323ھ، رقم الحدیث: 3875

Sajastānī, Abu Dawood, Sulmān bīn Ashath,al Sunan, Kītāab al Ṭīb,Al Matbat al Ansarīah bī DAhlī, Al Hīnd,1323,Raqam al Ḥadīth:3875

26 جزری، ابن اثیر، ابو الحسن، علی بن محمد، اسد الغابہ، دار الشعب، قاہرہ، 1970، ج4، ص701

Jazrī, ībne Athīr, Abu al Hasan, Alī bīn Muḥammad, Asad al Ghāba, Dār al Shab, Qahīra,1970,V:4, P:701

[27] ابن سعد، ابو عبداللہ، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار الفکر، بیروت، 1940ء، ج4، ص703
Ībne Saad, Abu Abdullah, Muḥammad bīn saad Al Tabqat al Kubra,Dār al Fīkr, Beīrūt,1940,V:4,P:703
[28] الشطی، احمد شوکت، الطب عند العرب، موسستہ المطبوعات الحدیثۃ، 1970ء، ص45
Al Shatī, Aḥmad Shokat,al Ṭīb Īnda al Arab, Musīsa al Matbooah al Ḥadīthīa,1970,P:45
[29] عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، دار المعرفۃ، بیروت، 2004ء، ج4، ص2730
Asqlānī, ībne Hajar, Aḥmad bīn Alī, Al Asabat fī Tameez al Sahaba,Dār ul Marīfa,Beīrūt,2004,V:4,P:2730
[30] جزری، اسد الغابہ، ج7، ص252
Jazrī, Asad al Ghāba,V:7,P:252
[31] ابنِ سعد، الطبقات الکبریٰ، ج6، ص213
Ībne Saad, Al Tabqat al Kubra,V:6,P:213
[32] جزری، اسد الغابہ، ج7، ص31
Jazrī, Asad al Ghāba,V:7,P:31
[33] سیرۃ ابن ہشام، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر، ج3، ص85
Seerat ībne Hīshām, Al Maktaba al Tajarīa,al Kubra,Mīsar,V:3,P:85
[34] عسقلانی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج4، ص5052
Asqlānī, Al Asabat fī Tameez al Sahaba,V:4,P:5052
[35] عفیفی، عبداللہ، المرأۃ العربیۃ فی جاھلیتھا واسلامھا، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، ج2، ص93
Afīfī, Abdullah,al Marat al Arbīa fī Jahīlatīha wa īslamīha, Al Maktaba al Tajarīa,al Kubra,V:2,P:93
[36] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج6، ص212
Ībne Saad, Al Tabqat al Kubra,V:6,P:212
[37] ابن قیم، ابو عبداللہ، محمد بن ابی بکر، زاد المعاد، موسستہ الرسالۃ، بیروت، 1998ء، ص4
Ībne Qayam, Abu Abdullah,Muḥammad bīn Abī Bakar ,Zad al Maad,Muasīsat al Rīsālat, Beīrūt,1998,P:4
[38] سجستانی، السنن، کتاب الطب، باب فی الرقی، رقم الحدیث: 3887
Sajastānī, Al Sunan, Kītāab al Ṭīb, Bāb fī al Rīqa, Raqam al Ḥadīth:3887
[39] خاں، عبدالرحمٰن، قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں کی علمی خدمات، ندوۃ المصنفین، دہلی، 1950ء، ج1، ص12
Khaṉ,Abdalrhmn,Qr w;ūn w;ūsṬY MNṉ MslmaN w;ūṉ KY ʿlmY KhDMat,NDw;ūt al AlMṣNFYN,DHlY,1950,V:1,P:12
[40] ایضاً، ج1، ص33
Ībīd,V:1,P:33
[41] ایضاً، ج1، ص75،76
Ībīd,V:1,P:75,76
[42] ایضاً، ج1، ص101
Ībīd,V:1,P:101
[43] ایضاً، ج1، ص126-129
Ībīd,V:1,P:126-129
[44] ایضاً، ج1، ص183،184
Ībīd,V:1,P:183,184
[45] ایضاً، ج1، ص201
Ībīd,V:1,P:201